غا E کی شاعری میں شوخی وظرافت

ڈاکٹر ابوبکر رضوی
ٹی.پی.ایس.کالج، پٹنہ-۱

اردو ادب میں ظرافت کی جو اہمیت ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔شوخی اور ظرافت G طنز و مزاح کا عنصر abان کی فطرت میں شامل G ہے۔یہ دG جو abان کو غم وآلام سے دوچار کرتی رہتی ہے اور آدمی I اضمحلال کی کیفیت طاری ہوتی ہے اس کے لئے مزاح G ظرافت دوا اور مرہم کا کام کرتی ہے۔L H گی میں ہنسنا اور ہنG نہ ہو تو H گی دشوار ہو جائے۔شاH ظرافت کی اسی اہمیت کے پیشā اسے ادب میں ایJ صنف کے طور پر تسلیم کیا é ہے۔معروف G قد و I آغا لکھتے ہیں:

> ''ایسی سنجیدہ کائنات میں abان کا سنجیدہ کاوشوں اور ٹھوس تعمیری کاG موں میں یکسر منہمک ہو G ایJ G لکل فطری امر ہے G ہم یہاں یہ خطرہ ضرور ہے کہ سنجیدگی کا ایJ انتہائی سنجیدہ B وہونے G F اس کی Ď ادA کہیں یکسر ختم نہ ہو جائے اور وہ محض ایJ مشین کی طرح فطرت کے اشاروں G پر ناچتا نہ { جائے۔خوش قسمتی سے قدرت نے abان کو ایJ ایسی نعمت بھی بخشی ہے جس سے کام لے کر وہ کائنات کی خوفناک سنجیدگی اور H گی کی صبر آزما کشمکش I ہنس سکتا اور یوں مسکرا کر بلکہ قہقہہ لگا کر اپنی اس دیوانہ وار پیش قدمی میں دھیما پن پیدا کر سکتا ہے جو H گی کے تیز بہاؤ سے ہم آہنگ ہے۔
>
> چنانچہ H گی کی سنجیدگی اور ماحول کی ٹھوس مادA جو قرA قرA ہر شے کو اپG زووں میں جکڑے ہوئے ہے abان کے احساس مزاح کی حدت سے پگھل کر Rئم ہو جاتی ہے......''

(اردو ادب میں طنز و مزاح، و I آغا۔ص۔۲۸۔۲۹)

G مزاح abان کی مسائل سے بھری H گی کے لئے G ق کا کام G ہے۔ہم ہنس کر نہ صرف اپنا غم غلط کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ہنسا کر تھوڑی I کے لئے اس کے دل و دماغ میں احساس فر @ بھر دیتے ہیں۔ہنسا ایJ ایسا عمل ہے جو صرف abنوں کو é ہوا ہے اور شاH فطرت نے اسی مقصد کے تحت abنوں کو یہ صفت é کی ہے کہ abان Ç سے G دہ حساس مخلوق ہے۔اس کی H گی میں ایسے مواقع G G رآتے ہیں @ وہ انتہائی سنجیدہ ہو G G س وحسرت اور رنج سے محن سے اس I پر مردنی چھا جاتی ہے۔ایسے میں ہنسی abان کے قلب کورا @ دیتی ہے۔مرزا غا E ایJ ایسی شخصیت G م ہے جس کی H گی کلفتوں اور تنگ دستی میں L ری N انہوں نے اپنی تلخ H گی کو مزاح کے سہارے گوارا بنا لیا تھا۔اور اس میں وہ پوری طرح کامیاā آتے ہیں۔ان کے کلام میں جو شوخی ہے اسے I ھ کر آج کا قاری بھی فر @ وا l ط محسوس G ہے۔

اسد اللہ خاں غا E جو اردو شاعری میں بلند I ین مقام ر ® ہیں،ان کے یہاں طنز و ظرافت کے لطیف نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔غا E ایJ H لہ ē اور نہاA ظریف abان تھے G G ت میں ہنسی کا پہلو نکال E تھے۔انہوں نے جہاں خطوط کو مکالمہ بنG وہیں اس میں مزاح کی چاشنی بھر کر تلخ I G ش توں اور H گی کی الجھنوں اور I پیشانیوں کو بھی شیریں بنا کر پیش کیا ہے۔

غا Ḃ کے تعلق سے کئی لطیفے بھی بے حد مشہور اور مقبول ہیں۔اسی طرح ان کے دیوان میں بھی ظرافت سے مزین اشعار کی کمی نہیں۔ ان اشعار کو Iپڑھ کر ہم نہ صرف لطف H وز ہوتے ہیں بلکہ ہمارے ذہنوں میں کشادگی بھی پیدا ہوتی ہے۔اس لئے کہ غا E نے شوخی کے H از میں جو اشعار کہے ہیں ان میں صرف مزاح اور ظرافت نہیں ہے بلکہ ان میں کوئی نہ کوئی نکتہ اور کام کی G ت بھی ہوتی ہے۔

غا Ḃ ایJ ایسی شخصیت G م ہے دG جس کی ā میں G زیچۂ اطفال تھی اور اپنے اشعار کو گنجینۂ معنی کا طلسم تصور G تھا۔ حالا H غا E نے کوئی عیش و آرام کی H گی بسر نہیں کی۔پوری عمر کلفتوں اور مالی Iپریشانیوں سے دوچار رہے۔یکے بعد دَ ے سات اولادیں ہو k لیکن C کی C داغ مفارقت دے گئیں۔ایJ بھانجے کو گود لیا تو وہ بھی لڑ ö میں ہی چل بسا،پنشن اور وظیفے کے لئے در در کی ٹھوکریں کھا k ۔پنشن ہی کے سلسلے میں کلکتہ کا از GA ک سفر کیا۔ذ E ورسوائی بھی اٹھانی Iپڑی۔جیل بھی گئے N ان تمام G توں G وجود غا E ہمیشہ مسکراتے رہے، ہنستے رہے اور ہنساتے رہے۔جیل سے چھوٹ کر @ اپنے دو C کالے خاں کے یہاں مہمان ہوئے اور کسی دو C نے کہا کہ اچھا ہوا جلدی قید سے چھٹکارا مل eی تو غا E نے کہا کون کمبخت کہتا ہے میں قید سے چھوٹ eی ۔میں اب بھی قید میں ہوں۔فرق یہ ہے کہ پہلے گورے (انگر Iیز) کی قید میں تھا اور اب کالے کی قید میں ہوں۔اسی طرح @ عمر کے B ی G م تھے اور غا E مرنے کی تمنا کرتے تھے بلکہ ہر سال اپنی موت کی G ریخ نکالتے تھے لیکن پھر بھی موت نہیں آتی تھی،اسی درمیان شہر میں G پھیلی اور میر مہدی مجروح نے H ریعہ خط ان سے G فت کیا کہ حضرت G دفع ہوئی G ابھی J موجود ہے۔غا E نے لکھا؛ بھئی کیسی G ؟ @ ایJ ستر Iس کے H ھے کو نہ مار سکے تو اس G Iپر تف ہے۔غا EI پر ایسے دن بھی آئے کہ تن کے کپڑے Iبیچ کر L رکرنی Iپڑی لیکن اس حال میں بھی غا E کی ظرافت نہ گئی اور کہا کہ لوگ روٹی کھاتے ہیں میں کپڑا کھا G ہوں۔غرض غا E نے H گی کی تلخیوں کو ہنس کر گوارا بنا لیا۔ان کا شیوہ تھا۔

غم نہیں G ہے آزادوں کو بیش از یJ 'd

ق I سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

اسی حوصلے کے ساتھ مرزا غا E H گی کرتے رہے۔انہوں نے کبھی اپنے لئے گھر نہیں HB لیکن جو تنگ دستی اور H حالی تھی اس کے اظہار کے لئے گھر Iپر سبزہ اُگ آنے کو بہار سے تشبیہ دی۔مکان @ بوسیدہ ہو G ہے تو خودرو پودے دیواروں Iپر اگ آتے ہیں۔غا E کی شوخی ظرافت دیکھئے کہ کیسے اس سبزے کو بہار بناتے ہیں۔

اگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غا E

ہم G ں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

غا E ہر حال میں خوش رہنے والے آدمی تھے۔جو شے ان کے G س موجود ہوتی تھی اسی کو نعمت غیر مترقبہ تصور کرتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے ٹھیکرے میں افاد A ڈھو H لی اور اسے جام جمشید Iپر ترجیح دے ڈالی۔وہ کہتے ہیں۔

اور G زار سے لے آئے L ٹوٹ eی

ساغر جام سے مرا جام سفال اچھا ہے

غا Ḃ مشکل گو تھے۔ابتدائی دور کے ان کے اشعار میں معنی کی ایسی پیچیدگی بھی ملتی ہے کہ بعض اشعار سے کوئی مفہوم Kا

نہیں GGہو۔ لیکن غا Eب کے متعلق I Gبت میم واصلاح کے بعد 'دیوان غا Eب' کی شکل میں جو غزلیں ہمارے Gپاس موجود ہیں ان کے اشعار معنی سے Iپ ہیں۔ غا Eب کی شاعری کے Gبارے میں Gبات کہی جاتی ہے کہ اLا کوئی شعر فوری طور Iپر سمجھ نہ آئے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شعر مہمل ہے، بلکہ اس میں کوئی نہ کوئی معنی پوشیدہ G ہے۔ اس Gبات کا احساس شاH غا Eب کو بھی تھا۔ لوگوں نے کہا کہ غا Eب جو کہتے ہیں خود وہی سمجھتے ہیں K Gیا سمجھتا ہے۔ غا Eب نے اس طنز کا جواب شوخی بھرے H از میں کئی جگہ Gیا ہے۔ دیوان غا Eب کی پہلی غزل کا اJ شعر بھی ہمیں غا Eب کی اسی شوخی G دیG ہے۔ درج ذیل شعر میں غا Eب نے، ان کے اشعار میں 'معنی نہیں' کہنے والوں Iپر طنز کیا ہے۔

آگہی دام شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقرIیر کا

اس شعر کا مفہوم یہ نہیں کہ غا Eب کے اشعار بے معنی و مطلب ہیں، بلکہ وہ اپنے معترضین Iپر طنز کرتے ہیں کہ تم اپنے عقل و آگہی سے چاہے جس قدر غور و فکر کر لو Nتمہیں میرے اشعار میں معنی ā نہیں آ k گے کیوں کہ تمہارے Gپاس وہ فہم ہی نہیں کہ میرے اشعار کو سمجھ سکو۔ غا Eب نے اسے اپنی تقرIیر کو بے مدعا بتا کر مذکورہ شعر میں لطف پیدا کیG ہے۔

غا Eب کی شاعری شرح H گی ہے۔ آل احمد سرور نے غا Eب کی غزلوں کو صحیفۂ H گی قرار Gیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کے اشعار H گی کے مختلف مراحل اور مسائل کی I جمانی کرتے ہوئے ā آتے ہیں۔ اسی طرح غا Eب کی شوخی بھی ان کے مختلف مواقع کے اشعار میں دیکھے جا ¦ ہیں۔ غم G ل ہو کہ غم روزگار ہر مقام Iپر غا Eب ظرافت سے کام E ہوئے H گی کی تلخی I شی کو شیرینی وحلاوت میں تبدیل کر دینے کا ہنر جا Ā ہیں۔ اردو شاعری میں محبوب کے ظلم وستم اور اس کی بے اعتنائی اور بے وفائی کا شکوہ معروف موضوع رہا ہے۔ ہجر کی I پ اور K ائی G لے سے عاشق کا دل کباب کی طرح V. رہا ہے لیکن غا Eب اس مبتذل موضوع سے Üاف کرتے ہوئے ā آتے ہیں۔ ان کی ā میں معشوق کے ذریعے Gیا e غم اور داغ دل کسی تحفے سے کم نہیں۔ کیوں کہ غا Eب کا دل غم کا خوLا ہو چکا ہے ایسے میں محبوب کی B ا @ دل کو آرام پہنچاتی ہے اور اس کے لئے وہ مبارکباد کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ شعر دیکھیں۔ Iیا E تبسم کے بغیر کوئی قاری نہیں رہ سکتا۔

B ا @ تحفہ، الماس ارمغاں، داغ جگر ہدیہ
مبارک Gباد اسد غمخوار جان درد مند Gیا

غا Eب نے محبوب کے طعن و تشنیع کو تحفہ، آ ð کو ارمغاں اور داغ جگر کو ہدیہ بنا Gیا ہے۔ غا Eب کے یہاں یہ کیفیت اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ وہ مکتب غم دل میں I I سبق E رہے ہیں۔ ان کے I دی J یہ غم رفت اور بود سے Gیادہ نہیں۔ اJ شعر میں کہتے ہیں۔

U ہوں مکتب غم دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت ، e اور بود تھا

مذکورہ شعر کے دوسرے مصرع Iپر غور کریں۔ رفت کے معنی 'e' اور بود کے معنی 'تھا' ہوتے ہیں۔ غم دل غا Eب کے یہاں رفت و بود ہے۔ وہ اسے جان لیوا نہیں بناتے لیکن اس کے بیان میں 'رفت' e اور 'بود' تھا کا استعمال کر کے شعر کو Iپر لطف بنا Gیا ہے۔

غا E کی شاعری میں دل کا لفظ کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ وہ معشوق سے دل £ اور دل دینے G. تیں کرتے ہیں اور شوخی بھرے H از میں کہتے ہیں۔

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اَ I پڑ GG
دل کہاں کہ گم کیجئے ہم نے مدعا GG

اسی غزل کا یہ شعر بھی کس قدر شوخی سے بھرا ہے، محسوس کیا جا سکتا ہے۔

حال دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی
ہم نے G. رہا ڈھH ا تم نے G. رہا GG

محبوب کی زلف، اس کے گیسو اور کاکل اردو شاعری کا محبوب موضوع رہا ہے۔ کلاسیکل شاعری میں معشوق کے حسن کی تعریف اس کی زلف کی تعریف کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ کبھی زلفوں کے خم G. ت ہوتی ہے جس میں عشق کا دل الجھتا ہے تو کبھی اس کی درازی G گن سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے۔ دراز زلف کی ستائش میں شعرا نے بہت سے اشعار کہے ہیں N غا E اس درازی کی تعریف کرتے ہوئے اس میں کیسے شوخی کا پہلو نکالتے ہیں قابل H ہے۔ R حظہ ہو یہ شعر۔

الجھا ہے G پ ؤں G ر کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ e

وہ زلف جو عاشقوں G H حتی ہے خود محبوب کے لئے الجھن بن گئی ہے حالاH غا E بھی اسی کے اسیر ہیں N خوش ہیں کہ اس میں صرف وہی نہیں ان کا محبوب بھی L فتار ہے۔ جہاں وہ اپنی L فتاری G. ت کرتے ہیں وہاں بھی وہ شوخی کا پہلو پیدا کرتے ہیں۔ درج ذیل شعر اسی قبیل کا ہے جو لطف سے خالی نہیں۔

خانہ زاد زلف ہیں، زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں L فتار وفا H اں سے گھبرا k گے کیا

اس شعر میں 'خانہ زاد زلف' کہہ کر غا E نے شوخی پیدا کر دی ہے۔ اسی طرح ان کی آرزو ہے کہ محبوب کے پیر کا بوسہ لیں N دل کو خوف ہے کہ کہیں معشوق اس G. ت سے خفا نہ ہو جائے اس لئے کہتے ہیں۔

لے تو لوں سوتے میں اس کے G پ ؤں کا بوسہ N
ایسی G. توں سے وہ کافر H گماں ہو جائے گا

لیکن محبوب . @ انہیں G پ ؤں G. نے کا اذن دے دیتا ہے تو غا E کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ خوشی سے ان کے ہاتھ G پ ؤں پھول جاتے ہیں اور وہ بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں۔

اللہ خوشی سے مرے ہاتھ G پ نو پھول گئے
کہا جو اس نے ''ذرا میرے G پ نوں داب تو دے''

غا E کا محبوب ا J تیز طرار معشوق ہے اور طرح طرح سے I پ یشان کرنے کے بہانے ڈھG H ہے۔ لیکن غا E بھی اپنی شوخی سے اس کے ہر وا G کام کرتے ہوئے ā آتے ہیں۔ محبوب کبھی ہاں کہتا ہے اور کبھی G کہتا ہے۔ غا E کی خواہش تھی کہ وہ اس

کے درIپ آرہیں۔معشوق انہیں اجازت دے دیتا ہےNپھر نہ جانے کیوں اٹھ جانے کو کہتا ہے۔غا E اپنی شوخی سے محبوب کے اس H از ستم کو جس میں عاشق کے لئے بے عزتی اور رسوائی ہے، شیریں بنا دیتے ہیں۔ذیل کے شعر میں دیکھئے کس مصوری کے ساتھ شوخی کا پہلو نکالتے ہیں۔

در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر eگیا

جتنے عرصے میں مرا U ہوا بستر کھلا

ان کے چھیڑنے Iپ محبوب Hظن ہو کر انہیں گالیاں دیتا ہے۔اور گالیاں دینے کے ساتھ منھ بھی Bڑ ھانے لگتا ہے۔منھ Bڑھانے میں ظاہر ہGت ہے دہن کی کیفیت کچھ اور ہو جاتی ہے۔غا E Gر J یں āاسے خوب محسوس کرتی ہے۔اور پھر غا E کی شوخی کچھ اس طرح کا شعر کہلواتی ہے۔

لگے منھ بھی Bڑ ھانے دیتے دیتے گالیاں صا @

Gں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

غا E کو یہ پسند نہیں کہ محبوب اپنے ہاتھوں میں منہدی لگائے اور رخسار Iپ غازہ ملے۔غا E کی ā میں یہ حسن کی توہین ہے کیوں کہ حسن کو سنوارنے کی ضرورت نہیں۔اس لئے غا E اسے حسن کی رسوائی تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

پوچھ مت رسوائی H از استغنائے حسن

د C مرہون حنا، رخسار رہن غازہ تھا

غا E کا محبوب سنگ دل ہےGاسے عار محسوس ہوتی ہے اور وہ غا E سے کھل کG تیں نہیں کG ۔لیکن غا E اس سے مسلسل شوخی کئے جاتے ہیں کہ وہ کھل جائے اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔وہ اسے چھیڑتے ہوئے کہتے ہیں۔

ہم سے کھل جاؤ بوقت مےIپ ستی ا J دن

ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کے عذر مستی

لیکن Gت یہیں Iپ ختم نہیں ہو جاتی۔اس کے نہیں کھلنے Iپ ا J دن غا E اسے چھیڑ ہی دیتے ہیں۔اور نتیجے میں دھول دھپا کا سامنا کG Iپ Gہے Nغا E کو اس Gت کا احساس ہے کہ اس کا معشوق ایسا نہیں ہے۔قصور تو اپنا ہی تھا کہ ہم نے ہی پیش دستی کر دی تھی۔غا E کی یہ شوخی دیکھیں۔

دھول دھپا اس سGپG ز کا شیوہ نہیں

ہم ہی کر بیٹھے تھے غا E پیش دستی ا J دن

لیکن غا E ہجر میں آ ð بھی بہاتے ہیں اور یہ آ ð سیلاب بلاخیز سے کم نہیں G ۔اشکG ری کے اظہار میں غا E اس قدر مبالغے سے کام E ہیں کہ اس میں شوخی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور قاری ہنسنے مسکرانے Iپ مجبور ہو G ہے۔غا E کہتے ہیں۔

واں کرم کو عذر Gرش تھا عناں گیر Bام

L یے سے Gیں پنبہ Gلش کف سیلاب تھا

محبوب کے لیے یہ کرم G ت ہے کG رش ہو رہی ہے اور وہ عاشق سے ملنے نہیں جا سکتا۔یعنی Gرش کا عذر اس کے لئے کرم

بن ēĘ۔ دوسری طرف عاشق اس کے نہیں آنے سے اس قدر G ہے کہ سیلاب آ G ہے۔ اوراس سیلاب میں تکیے کی روئی ایسے پھر رہی ہے جیسے سیلاب کے G پانی میں جھاگ۔ کہنے کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ آ ð وٗں سے تکیۂ I ہے لیکن غا Ḛ نے اپنے ظر ¢ نہ طرز اظہار سے اسے I مزاح بنG ہے۔ Ĺ یہG ت غا Ḛ اس طرح کہتے کہ محبوب کے نہیں آنے سے اس کی K ائی میں آنکھوں سے آ ð جاری ہے اور روتے روتے تکیہ بھیگ ē ہے تو یہ مضمون غمناک بن G ۔ غا Ḛ کا یہی کمال ہے کہ ایسے سنجیدہ موضوع کو بھی انہوں نے تفریح طبع کا سامان بنG ہے۔

غا Ḛ نے تقریباً تمام معروف موضوعات I شوخی بھرے اشعار کہے ہیں۔ ان سے نہ ملّا بچا ہے، نہ . ^، نہ دوزخ، نہ حور۔ G تیں غا Ḛ کی قادرالکلامی I دلا E کرتی ہیں۔ غا Ḛ نے پیچیدہ سے پیچیدہ اور سنجیدہ سے سنجیدG ت میں شوخی کا پہلو ڈھH نکالا ہے G ت . @ ē ہوں کی ہوتی ہے تو ہر آدمی اپنے دل میں خوف محسوس G ہے۔ ab ن کو ایسا لگتا ہے کہ اس کے ē ہوں کی سزا کسی نہ کسی شکل میں اسے ملے گی اور وہ سنجیدگی اختیار کرU ہے G ē ہوں کا اعتراف عام طو I کوئی بھی شخص نہیں G چاہتا۔ لیکن غا Ḛ نہ صرف یہ کہ اپنے ē ہوں کا اعتراف کرتے ہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ē ہوں کے H لے میں بھی انہیں ثواب ملے۔ اوراس کے لئے وہ K اسے مخاطب ہو کر خوبصورت دلیل پیش کرتے ہیں کہ ؂

G کردہ ē ہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
G یرب Ĺ ان کردہ ē ہوں کی سزا ہے

اسی طرح عدا E میں دونوں فریق کی G تیں سنی جاتی ہیں اور اس کے بعد ہی فیصلہ کیا G ہے۔ یہ نہ صرف دG کا قانون ہے بلکہ قدرت نے بھی ab نوں کو یہی طر § G یے G کہ ا ù ف ہو سکے۔ غا Ḛ اس G ت کو بخوبی جا Ã ہیں لیکن غا Ḛ کے ذہن میں یہ سوال پیدا G ہے کہ فرشتے ab نوں کے اعمال لکھتے ہیں اور اسی بنا I روز محشر ab ن کو B ا اور سزا ملے گی۔ غا Ḛ جیسا نکتہ ē اس مقام I شوخی کا پہلو ڈھH نکا G ہے اور K اسے ہم کلام G ہے ؂

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے I G حق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحرI بھی تھا

ظاہر G ت ہے اس طرح کی G تیں سنجیدہ کیفیت میں نہیں کہی جا سکتیں ورنہ یہ G ت قابل Ĺ فت ہو جائے گی۔ غا Ḛ اسے ظرافت کا پیرہن é کر کے اپنے مدعا کی جا A قاری کی توجہ بھی مبذول کر دیتے ہیں اور شوخی کے G F اس میں کوئی G گوار G ت بھی نہیں ہوتی۔ غا Ḛ جیسا H لہ ē یہیں I نہیں رکتا، بلکہ وہ حوروں کی عمر I بھی غور G ہے اور پھر اس نتیجے I پہنچتا ہے کہ ایسی . ^ کا کیا حاصل جس میں I ڑی عمر کی حوریں ہوں گی۔

جس میں لاکھوں I س کی حوریں ہوں
ایسی . ^ کی کیا کرے کوئی

ملاّ . @ غا Ḛ کو نصیحت G ہے اور I ائیوں سے G ز آنے کو کہتا ہے، ساتھ ہی . ^ کی خو Ý ی سG ہے تو غا Ḛ ملاّ کا منھ بند کرنے کیلئے . ^ کو طاق I یں کا ا J گلدستہ قرار دے دیتے ہیں۔ یعنی سارا جھگڑا . ^ اور جہنم کے لئے ہے۔ اس لئے . ^ . @ ان کی ā میں کوئی شے ہی نہیں تو پھر نیکی کی تلقین کس G ت کی ؂

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس G باغ رضواں کا
وہ اک گلدستہ ہے ہم بے خودوں کے طاق I ں کا

غا Ḛ . ^ اور دوزخ کو تفریح کا موضوع بنا کر ظرافت کا ای J اور پہلو نکال £ ہیں۔ غا Ḛ کی اس شوخی کو داد دینی I پڑے گی کہ تفریح طبع کے لیے وہ K اسے اذن چاہتے ہیں کہ فردوس میں دوزخ کو R لیا جا G کہ تفریح کا سامان کچھ اور G یادہ ہو سکے۔

کیوں نہ فردوس میں دوزخ کو R لیں G یا رب
سیر کے واسطے تھوڑی سی فضا اور سہی

غا Ḛ کے یہاں اس طرح کے اور بھی بہت سے اشعار موجود ہیں جن سے غا Ḛ کی شوخی ٹپکتی ہے۔ لیکن غا Ḛ کا کمال یہ ہے کہ ان کی ایسی I پر شوخ G توں میں بھی کوئی نہ کوئی نکتہ پوشیدہ G ہے۔ ساتھ ہی سنجید G توں کے اظہار میں بھی وہ ایسی دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ قاری مبہوت ہو کر رہ G ہے۔ کوئی جواب نہیں بن G I ۔ اور یہی وجہ ہے غا Ḛ کے یہ اشعار بہت مقبول ہیں اور دلچسپی کے ساتھ قار j اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ غا Ḛ کو اس فن میں کمال قدرت حاصل ہے۔ وہ 'یوں' جیسے لفظ کو بھی ردیف بنا کر اچھی غزل پیش کر دیتے ہیں۔ B میں اسی ''یوں'' ردیف والی غزل کا مطلع دیکھیں جو ان کی شگفتہ مزاجی I پر دال ہے۔

غنچہ G شگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
بوسے کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں

غا Ḛ اردو شاعری کا ای J بلند G ی G م ہے۔ بعض G قدین L I دی J غا Ḛ اردو کا C سے I ا شاعر ہے حالا H غا Ḛ کا اردو کلام بہت مختصر ہے N غا Ḛ نے اس کوزے میں سمندر بھر G یا ہے۔ جہاں ان کے یہاں سنجیدہ کلام کی کمی نہیں ہے وہیں ظرافت سے I پر اشعار بھی بھرے I پڑے ہیں۔ یہ تمام چیزیں مل کر غا Ḛ کو غا Ḛ بناتی ہیں۔ مزاحیہ شاعری بہت سے شعرانے کی ہے N غا Ḛ کے یہاں جو اشعار ملتے ہیں ان کا جواب نہیں۔ جیسا کہ عرض کیا e غا Ḛ کی اس شوخی میں بھی کوئی نہ کوئی نکتہ G ہے قاری کو چونک G ہے اور ہمارے مطالعے میں وسعت پیدا G ہے۔ غا Ḛ کی ظرافت کے سلسلے میں نورالحسن ě ی لکھتے ہیں:

''ظرافت غا Ḛ کے مزاج میں داخل تھی۔ وہ اوروں I پر ہی نہیں ہنستے، اپنے آپ I پر ہنسنے کا حوصلہ بھی ر ® ہیں۔ ان کا محبوب حسن کامل کا ایسا نمونہ نہیں جو سارے عیبوں سے G پاک ہو۔ وہ اس میں Ḛ ڈھ H یت £ ہیں۔ وہ حسن کے I پر ستار نہیں۔ ان کے ہاں میر کا سا پاس ادب نہیں ملتا۔ وہ محبوب سے دھول دھپا کو بھی روا ر ® ہیں اور عجز و G ز سے وہ قابو میں نہ آئے تو زور I دستی I پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں۔''

(مقدمہ، دیوان غا Ḛ، نورالحسن ě ی)

حاصل کلام یہ کہ غا Ḛ کا اس نقطہ a سے مطالعہ بھی ہمیں غا Ḛ کو سمجھنے میں I ی مدد دیتا ہے۔ غا Ḛ کے کلام میں شوخی بھرے اشعار کی بھی کمی نہیں۔ اس بنا I پر یہ مطالعہ غا Ḛ G ب کی ای J اہم شق ہے۔ غا Ḛ کی شاعری میں وہ کیفیت ہے جو دامن دل کو کھینچتی ہے اور ہمارے G G H ر مطالعے کا شوق پیدا کرتی ہے۔